سوال

(229) کیا مردوں کو سماع اور علم کا ثبوت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مردوں کو سماع اور علم کا ثبوت ہے۔ نیز ان سے مدد طلب کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ ان مردے کفار سے جو قلیب بدر میں پھینکے ہوئے تھے کہہ رہے :

((یا فلان ابن فلان ویا فلان بن فلان الیسرکم انکم اطعتم اللہ ورسولہ فانا قدوجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعدکم ربکم حق فقال عمر رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ ﷺ ما تکلم من اجساد لا اروح لھا قال النبی ﷺ والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم وفی روایة ما انتم باسمع منھم ولکن لا یجیبون متفق علیہ مشکوٰۃ المصابیح)) (ص ۳۳۷ مطبوعة مطبع احمدی دہلی) مترجم

تعاقب برجواب :...   ((اعوذ باللہ من الکفر والشکر والارتداد والخذلان ومن یھدہ اللہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہٗ ومن یھدی اللہ فھو المھتدیٗ مَن یضلل فَلَن تَجِدَ لہٗ وَلِیًّا مُرشِدًا))

مفتی صاحب اصول مناظرہ سے واقف معلوم ہوتے ہیں۔ چونکہ دعویٰ عام ہے یعنی سماع و علم اور استمداد بالموتیٰ اور دلیل خاص ہے جس سے صرف کفار کا سماع ثابت ہے۔ اور وہ بھی صرف ان کا آنحضرت ﷺ کے معجزہ مبارکہ سے یا پھر یہ راوی کی غلطی ہے۔ جیسا کہ اس پر مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول دلالت کرتا ہے۔ جو عنقریب آئے گا۔ انشاء اللہ اس حدیث سے ایسے شخص کے علاوہ کوئی بھی سمع و علم اور استمداد بالموتیٰ کا استدلال نہیں کرتا۔ جو قہر و غضب خداوندی کے شراب سے مست ہو اور اس کے دل پر مہر ہو اور کان میں پردہ ہو۔

{کَذَالِکَ یَطْبَعُ اللہُ عَلٰی قَلْبِ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ}

ان مشرکین کا اس حدیث سے استدلال تحریف کلمہ اور کتمان حق کی قبیل سے ہے۔ ((قَالَ اللہُ تَعَالٰی))

{یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ مِنْ فَلَنْ تَمْلِکَ لَہٗ مِنَ اللہِ شَیْئًا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللہُ اَنْ یُّطَھِّرَ قُلُوْبَھُمْ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ }

اور اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ لے رکھا ہے کہ میری آیات لوگوں پر بیان کر کے واضح کرو۔

{وَاِذْاَخَذَاللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ فَنَبَذُوْہُ وَرَآءَ ظُھُوْرِھِمْ وَاشْتَرَوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ}

پس ان لوگوں نے حق کو چھپا لیا ہے۔ اور توحید کو پس پشت ڈال پھینک دیا ہے۔ اور روافض و مشرکین کی طرح شرک کو رواج دے رہے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ:

{فَبِمَا نَقْضِہِمْ مِّیْثَاقَھُمْ الخ}

یہ لوگ اللہ سے بھی حیاء نہیں کرتے۔ اور صراحۃً انبیاء و رسل سے مقابلہ کرتے ہیں۔

((صدق رسول اللہ انّ ممّا ادرک النّاس من کلام النبوۃ الاولی اذالم تستحی فاصنع ماشئت)) (رواہ البخاری)

پس اگر اس حدیث سے علم و استمداد موتیٰ پر استدلال صحیح ہے تو اس قسم کے لوگوں کو چاہیے کہ ابو جہل اور اس جیسوں کی طرح کفار اور مشرکین کی قبروں پر جائیں اور اپنے امور میں مدد طلب کریں۔ اور اسے سنت قرار دیں۔ چونکہ جو کچھ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے وہ سنت ہوتا ہے۔ اور اس کا منکر کافر۔ اور اس کا مسلمانوں میں سے کوئی بھی قائل نہیں ہے ملحدین کے لیے یہی کافی ہے کہ جمیع مسلمانوں بلکہ صحابہ کرام تابعین اور ائمہ دین کی نسبت ضلالت کی طرف کرتے ہیں:

((نعوذ باللہ من اتباع الھوی والقول فی دین اللہ بالرأی))

اور مسلمانوں میں سے کسی نے بھی اس حدیث سے اس دعویٰ پر استدلال نہیں کیا۔ حالانکہ اسے قرن بعد قرن روایت کرتے رہے ہیں۔

بعدۂ جاننا چاہیے کہ اس مسئلہ کا جواب تین ابواب میں بیان ہوگا۔ اور ہم اختصار کو ملحوظ رکھیں گے۔ اگر کتاب و سنت کی تمام دلیلیں بالاستعاب ذکر کی جائیں۔ تو کئی جلدوں میں بھی نہ سما سکیںگی۔ کیسے سما سکتی ہیں۔ جبکہ تمام انبیاء و رسل اسی مسئلہ کی تردید کے لیے مبعوث ہوئے۔ اور تمام کتابیں اسی مسلک کے اثر کو محو کرنے کے لیے نازل کی گئی۔ اور تمام امت بلکہ جمیع امتیں گذشتہ انبیاء کے پیروکاروں میں سے اس مسئلہ کے بطلان پر متفق ہیں۔ ((لَاحَوْلَ وَلَاقوۃ الا باللہ العلی العظیم))

پہلا باب سماعِ موتیٰ کے بارے میں

ائمہ احناف سماع موتیٰ کی نفی پر متفق ہیں۔ جیسا کہ ’’کتاب الایمان‘‘ میں انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ میت کو سماع نہیں۔ یہ تو بالتحقیق معلوم ہو چکا کہ سماع موتیٰ میں اختلاف ہی نہیں ہے۔ البتہ ’’قلیب بدر‘‘ کے کفار کے سماع میں اختلاف ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اور اس کے متبعین اس کے منکر ہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ((مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْھُمْ)) کو سہو و نسیان پر محمول کرتے ہیں۔ اور بعض اسے قبول کر کے اعجاز اور خرق عادت پر محمول کرتے ہیں۔ جیسا کہ ’’مواہب لدنیہ‘‘ وغیرہ میں مذکور ہے۔ مطلق سماع موتیٰ کی نفی میں تو کوئی شک نہیں ہے۔ ہم اب فقہ کی متداول کتابوں سے عدم سماع موتیٰ کی فقہی روایات نقل کرتے ہیں۔ ’’درمختار‘‘ میں ہے:

((فلو قال ان ضربتکِ او کسوتکِ او کلمتکِ او دخلت علیکِ او قبلتک تقید کل منھا بالحیات لو علق بھا طلاقاً او عتقالم یحنث بفعلھا بمیت))

’’یعنی اگر کسی نے اپنی عورت سے کہا کہ میں تیرے ساتھ کلام کروں، یا تجھے ماروں وغیرہ وغیرہ تو تجھے طلاق اور اس نے اسے موت کے بعد مارا یا کلام کی وغیرہ وغیرہ تو وہ طلاق واقع نہ ہوگی۔‘‘

علامہ سید محمد امین المعروف بابن عابدین ردالمختار حاشیہ درمختار میں لکھتے ہیں:

((قولہ تقید کل منھا بالحیات اھ اما الضرب فلانہ اسم لفعل لولم یتصل بالبدن او استعمال اٰلۃ التادیب فی محل یقبلہ۔ والایلام والتادیب لایتحقق فی المیت ولا یرد تعذیب المیت فی قبرہ لانہ

توضع فیہ الحیات عند العامة بقدر ما یحسن بالالم و البنیة لیست بشرط عند اهل السنة بل یجعل الحیات فی تلک الاجزاء المتفرقة التی لا یدرکها البصر الی ان قال واما الکلام فلان المقصود منه الافهام والموت ینا فیه ولا یرد ما فی الصحیح من قوله ﷺ لاهل قلیب بدر هل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا فقال عمر رضی اللہ عنہ أتکلم المیت یا رسول اللہ ﷺ فقال والذی نفسی بیده ما انتم با سمع من هٰؤلاء او منهم فاجات عنها المشائخ بانه غیر ثابت یعنی من جهة المعنی وذالک لان عائشة ردته بقوله تعالیٰ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمُوْتٰی وانه انما قال علی وجه الموعظه للاحیاء وبانه مخصوص باولئک تضعیفا للحسرة علیهم وبانه خصوصیة له علیه السلام معجزة لکن یشکل علیهم ما فی مسلم ان المیت لیسمع قرع نعالهم اذا انصرفوا الا یخصوا ذالک باول الوضع فی القبر مقدمة للسوال جمعا بینه وبین الاٰیتین فانه شبه فیهما الکفار بالموتی لافادة عدم سماعهم وهو فرو سامع الومتی هذا حاصل ما ذکره فی الفتح هٰهنا وفی الجنائز ومعنی الجواب الاول انه وان صح سنده لکنه معلوم من جهة المعنی بعلة یقتضی عدم ثبوته عنده علیه السلام وهی مخالفة للقراٰن فافهم اھ))

''جامع صغیر'' (للامام محمد رحمہ اللہ) میں ہے :

((وکذلک الکلام لان معناه الافهام والموت ینا فیه الاثری الی قوله وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ اھ))

''ہدایہ'' میں ہے :

((من قال ان ضربتک فعبدی حر فمات فضربه فهو علی الحیات لان الضرب اسم لفعل مؤلم یتصل بالبدن والایلام لا یتحقق فی المیت ومن یعذب فی القبر یوضع فیه الحیات فی القول العامة وکذا الکلام والدخول لان المقصود من الکلام الافهام وذا بالاسماع وذا (الاسماع) لا یتحقق بعد الموت اھ))

اور ''شرح المواقف'' میں علم وقدرت اور سماع موتٰی وغیرہ کا جواب معتزلہ کا مذہب قرار دیا گیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں :

((الصالحة اصحاب الصالحی وهذا مذهبهم انهم جوزا قیام العلم والقدرة والارادة والسمع والبصر بالمیت ویلزمهم جواز ان یکون الناس مع اتصافهم بهذه الصفات امواتا وان لا یکون تعالیٰ حیا اھ))

علامہ تفتازانی کی ''شرح المقاصد'' میں مرقوم ہے :

((اما قوله وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ فتمثیل لحال الکفرة بحال الموتی ولا نزاع بان الموتٰی لا تسمع اھ))

اور ''الغرائب فی تحقیق المذاهب'' میں ہے :

((رأی الامام الاعظم ابو حنیفة مَن یأتی قبور اهل الصلاح فیسلم ویخاطب ویتکلم ویقول یا اهل القبور هل لکم من خبر وهل عندکم من اثر انی اتیتکم وناد یتکم من شهور ولیس سوالی منکم الا الدعاء فهل دریتم ام غفلتم فسمع ابو حنیفه یقول یخاطبه لهم فقال هل اجاَبوا لک قال لا فقال سحقًا لک وتربَت یداک کیف تکلف اجسا وا لا یستطیعون جوابا ولا یملکون شیئًا ولا یسمعون صوتاً وقرأ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ اھ))

اور ''شرح الفصول من علم الاصول'' میں ہے :

((لو حلف لا یکلم فلانا وکلم بعد الموته او ضربه بعد الموت لا یحنث لعدم معنی الافهام والایلام اھ))

اور ''نظم الدلائل'' میں ہے :

((من حلف لا یکلم فلاناً فکلم بعد الموت لا یحنث لعدم الاسماع اھ))

اور ''تفسیر درمنشور'' میں ہے :

((اخرج ابو سھل السدی بن سھل الجنید النیشاپوری فی الخامس من حدیثہ من طریق عبد القدوس عن ابی صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی قولہ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ قال کان النبی ﷺ یقف علی القتلیٰ یوم بدر ویقول ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا یا فلان یا فلان الم بربک الم تکذب بنبیک الم تطع برحمک فقالوا یا رسول اللہ الیسمعون ما تقول فقال ما انتم باسمع منھم لما اول فانزل اللہ وَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ اھ))

علامہ بیضاوی اپنی تفسیر ''انوار التنزیل والاسرار التاویل'' میں رقم طراز ہیں :

((انما یستجیب الذین ای یستجیب الذین یسمعون بفھم وتأمل کقولہ تعالیٰ وَاَلۡقَی السَّمۡعَ وَھُوَ شَھِیۡدٌ وھٰؤُلَاۤءِ کَالۡمَوۡتٰی الَّذِیۡنَ لَا یَسۡمَعُوۡنَ اھ))

اور ''جامع البیان'' میں آیت کریمہ : {وَالۡمَوۡتٰی یَبۡعَثُھُمُ اللّٰہُ} کے تحت لکھتے ہیں :

((ای الکفار کالموتی لا یسمعون اھ))

اور اسی آیت کے تحت تفسیر ''جلالین'' میں ہے :

((ای الکفار شبھھم بھم فی عدم السماع اھ))

اور تفسیر نیشاپوری اور ''کشاف'' میں آیت کریمہ : {اِنَّمَا یَسۡتَجِیۡبُ الَّذِیۡنَ یَسۡمَعُوۡنَ} کے تحت لکھا ہے :

((اِنَّھُمۡ لفرط اعراضھم عما یدعون الی اللہ کالمیت الذی لا سبیل الہ سماعہ والصم الذی لا یسمع اھ))

اور ''کافی شرح وافی'' میں ''باب احکام الیمین فی الضرب والقتل وغیر ذلک'' میں ہے :

((رجل قال ان ضربتک او کسوتک او کلمتک او دخلت علیک او قال لأمرتہ او وطیتک او قبلتک فعبدہ حر یتقید بالحیات حتی لو فعل ھذہ الاشیاء بعد الموت لا یحنث لان الضرب اسم لفعل مؤلم ولا میت لا یتاَلم بضرب بنی اٰدم وانما ذالک مما یتفرد بہ اللیہ تعالیٰ کما فی عذاب القبر فانہ ثقابت عند اھل السنۃ وان اختلفوا فیما بینھم فقال بعضھم نؤمن باصل الکتاب ونسکت عن الکیفیۃ ان الواجب علینا تصدیق ما ورد بہ السنۃ المستفیدۃ وھو التعذیب بعد الموت فنؤمن بہ ولا نشغل بکیفیۃ وعند العامۃ یوضع فیہ الحیات بقدر ما یتاَلم لا الحیاۃ المطلقۃ وقیل یوضع فیہ الحیات من کل وجہ ومعنی کسوتک ملکتک عند الاطلاق یقال کسا الامیر فلانا ای ملکہ وھو المراد بقولہ تعالیٰ اَوۡ کِسۡوَتُھُنَّ والتملیک من المیت لا یتحقق لان الموت ینا ی فی بملک فلان ینا ی فیا بتداء ان ینوی الستر فحینئذ یصدق لان فیہ تشدید او قیل ان کانت یمینہ بالفارسیۃ یحنث لانہ یعلم یراد بہ الالباس والمقصود من الکلام الافھام وذا لا یتحقق بعد الموت قال اللہ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی فان قیل روی ان قتلی بدر من المشرکین لما القوا فی القلیب قال رسول اللہ ﷺ علی راَس القلیب وقال ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا فقال عمر رضی اللہ عنہ تکلم الجنۃ فقال ما انتم باسمع من ھٰؤلَاۤءِ قلنا غیر ثابت فانہ لما بلغ عائشۃ رضی اللہ عنھا قال کذبتم علی رسول اللہ ﷺ قال اللہ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وقال اللہ تعالیٰ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ علی انہ کان علیہ السلام مخصوصاً بہ والغرض من الدخول علیہ اکرامہ لتعظیمہ او اھانتہ بتحقیرہ او زیارتہ ولا یتحقق الکل بعد الموت لانہ لا یزار المیت وانما یزار قبرہ قال علیہ السلام کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فتزوروھا لان المیت کالغائب من لحاف بباب رجل لم یعد زائرالہ فھھنا اولی والغرض من الوطی والتقبیل قضاء الشھوۃ وذا لا یتحقق بعد الموت اھ))

اور ''فتح القدیر'' (ہدایہ کی شرح) کے باب الیمین فی القتل والضرب وغیر ذالک میں ہے :

((قولہ وکذالک الکلام یعنی اذا حلف لا یکلم اقتصر علی الحیات فلو کلمہ بعد موتہ لا یحنث لان المقصود منہ الافھام والموت ینا فیہ لانہ لا یسمع فلا یفھم واوردانہ علیہ السلام قال لاھل القلیب قلیب بدر ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا فقال عمر رضی اللہ عنہ اتکلم المیت یا رسول اللہ فقال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع من ھٰؤلَائِ لما اقول منھم واجیب بانہ غیر ثابت

يعنی من جهة المعنی والافهو فی الصحیح وذالک بسبب ان عائشة رضی اللہ عنہ ردتہ بقولہٖ تعالیٰ وَمَا اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ۔ وَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وبانہ انما قال علی وجہ الموعظة للاحیاء لا لافہام الموتی کما روی عن علی رضی اللہ عنہ قال السَّلام علیکم دار قوم مؤمنین اما نسائکم فنکحت واما اموالکم فقسمت واما دورکم فسکنت فھذا خبرکم عندنا وما خبرنا عندکم وبانہ مخصوص باولئک تضعیفا للحسرة علیھم لکن بقی انہ روی انہ علیہ السلام قال ان المیت لیسمع خفق نعالھم اذا انصرفوا ولینظر فی کتاب الجنائز من ھذا الشرح وایضاً فی فتح القدیر فی کتاب الجنائز ھذا عند اکثر مشائخنا وھو ان المیت لایسمع عندھم علی ماصرحوا فی کتاب الایمان فی باب الیمین بالضرب لو حلف لایکلم فکلم میتاً لایحنث لانھا یتقید علی ما حیث یفھم والمیت لیس کذالک لعدم السماع وورد قولہ علیہ السلام فی اھل القلیب ما انتم باسمع لما اقول منھم واجابوا تارة بانہ مردود من عائشة رضی اللہ عنہ قالت یقول علیہ السلام ذالک واللہ تعالیٰ یقول وَمَا اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وتارةً بان تلک خصوصیة علیہ السلام معجزة وزیادة حسرة وتارة بانہ من ضرب المثل کام قال علی رضی اللہ عنہ ویشکل علھم ما فی مسلم ان المیت یسمع قرع نعالھم اذا انصرفوا الاان یخصوا ذالک باول الوضع فی القبر مقدمة للسوال جمعا بینہ وبین الآیتین فانھما تفیدان تحققی عدم سماعھم فانہ تعالیٰ شبہا الکفار بالموتی لعدم الافادة بعدم اسماعھم وھو عدم سماع الموتیٰ اھ))

اور کنز کی شرح عینی میں یہ عبارت مرقوم ہے :

((ھکذا فی الیمین فی الضرب والقتل وغیر ذالک ولو قال رجل ان ضربتک فعبدی حروان کسوتک فعلی کذا وان کلمتک فامراتی طالق وان دخلت علیک فامتی حرة تقید بھمہ بحیاة فالمخاطب لو فعل بہ ھذہ الانبیاء بعد موت المخاطب لم یحنث لان ھذہ الاشیاء لایتحقق فی المیت لان الضرب ایقاع الالم وبعد المیت لا یتصور ومن یعذب فی القبر توضع الحیاة علی الصحیح وان اختلفوا فی کیفیتھا الی ان قال والکلام للافھام فلا یتحقق فی المیت فان قلت قال علیہ السلام لقتلی بدر من المشرکین ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا قلت ردتہ عائشة رضی اللہ عنہ وقالت قال اللہ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَمَا اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ولئن ثبت فھو مختص بالنبی ﷺ ویجوز ان یکون لوعظ الاحیاء علی سبیل الخطاب الموتی اھ))

اور ’’کنز الدقائق‘‘ کی شرح ’’المستخلص‘‘ میں اس طرح مرقوم ہے :

((لو قال ان کلمتک فعبدی حر فکلمہ بعد موتہ لایحنث لان المقصود من الافھام وذا لایتحقق فی المیت فان قیل قد روی انہ النبی ﷺ قد حکم اصحاب القلیب من اھل البدر من الکفار حین القاھم فی القلیب قام علی رأس القلیب وقال علیہ السلام ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا فقال عمر رضی اللہ عنہ اتتکلم بالمیت یا رسول اللہ فقال رسول اللہ ﷺ ما انتم باسمع من ھٰؤلائ ۔ قلنا ھذا غیر ثابت لقولہ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وقولہ تعالیٰ وَمَا اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ وان ثبت فھو معجزة لرسول اللہ ﷺ وقیل بل المقصود من ذالک وعظ الاحیاء لا افھام الموتیٰ اھ))

اور ہدایہ کی شرح ’’کفایہ‘‘ میں ہے :

((قولہ وکذالک الکلام بان حلف لایکلم فالنا ولایدخل دار فلان یتقید بالحیاة لان المقصود من الکلام الافھام وذا بالاستماع وذا لایتحقق بعد الموت فان قیل روی ان قتلی بدر من المشرکین لما القوا فی القلیب قال رسول اللہ ﷺ علی رأس القلیب وقال ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا قال عمر رضی اللہ عنہ اتکلم المیت یا رسول اللہ ﷺ ما انتم باسمع من ھٰؤلائ ۔ قلنا غیر ثابت فانہ لما بلغ ھذا الحدیث عائشة قالت قال اللہ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی تشبیہ بالکفار بالموتی ونحن لا ننکر ان المیت لایسمع اھ))

اور عبد بن حمید، ابن المنذر اور ابن ابی حاتم قتادہ سے آیت کریمہ {اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی} کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ یہ ضرب المثل ہے جسے اللہ نے کفار کے لیے بیان کیا ہے یعنی جس طرح میت نہیں سنتی اسی طرح کفار بھی نہیں سنتے، اور نہ نفع حاصل کرتے۔ اور آیت {لَا یَسۡمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ} قتادہ نے کہا اگر بہرہ آدمی منہ پھیر کر چلا جائے تو پھر آپ اسے پکاریں جیسے وہ نہیں سن سکتا۔ اسی طرح کفار بھی نہیں سن سکتے اگر سن لیں تو نفع نہیں حاصل کر سکتے۔ اھ

اور امام رازی رحمہ اللہ نہایة العقول میں رقم طراز ہیں کہ قرآن کی آیت {وَمَا اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ} کے ساتھ انہوں نے تمسک کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس آیت کے سیاق کی غرض کفار کو مردوں سے تشبیہ دینا ہے اور ہم اعتراف کرتے ہیں۔ جو لوگ قبروں میں ہیں وہ نہیں سن سکتے۔ جب تک مردے رہیں۔ پس آیت مذکورہ سے ان کا استدلال ساقط ہو گیا۔ اھ

اور علامہ عینی حنفی شرح بخاری میں ابن متین سے ناقل ہیں کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ اور آیت کے مابین کوئی تعارض نہیں ہے۔ چونکہ مردے بلاریب سنتے ہیں ہاں اگر کسی ایسی

چیز کو سنانے کا ارادہ جس کی شان سننا نہیں ہے۔ تو یہ ممتنع نہیں ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ الاٰیۃ اھ}

اوخفاجی ''حاشیہ بیضاوی'' میں لکھتے ہیں: ((فَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الخ)) یہ سابقہ کلام سے مفہوم کی علت ہے گویا کہ اس طرح کہا گیا ہے کہ تیری نصیحت سے یہ ابتداء فائدہ کیوں نہیں اُٹھاتے۔ ((فَاِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی اھ))

ابن ہمام کہتے ہیں کہ ہمارے اکثر مشائخ اس پر ہیں کہ مردے سنتے نہیں ہیں استدلال اس آیت سے ہے اسی لیے قبر کو تلقین کرنے کے قائل نہیں ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کسی نے حلف اٹھایا کہ وہ فلاں سے کلام نہیں کرے گا۔ اور اس نے موت کے بعد اس سے کلام کیا تو حانث نہ ہوگا۔ اور ان پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قلیب بدر کے مردوں کے بارے میں فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو۔ اس کا ایک جواب تو یہ دیا گیا ہے کہ مائی عائشہ صدقہ رضی اللہ عنہا نے اسے رد کیا ہے دوسرا یہ کہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اھ۔

اور جملہ فقہائے احناف اس پر متفق ہیں کہ مردوں کو سماع نہیں ہے۔ ((جزاھم اللہ خیرا وجعل سعیھم مشکوراً)) جیسا کہ ان کی عبارات اوپر مذکور ہو چکی ہیں۔ (۱)، بلکہ بعض علماء تو کہتے ہیں کہ کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے کہ مردوں کو نہیں سنتا۔ خصوصاً علماء حنفیہ پس ان معترضین مخذولین بڑا تعجب ہے کہ علماء احناف کے اجماع کو توڑتے اور جمیع علماء احناف کی صریح مخالفت کرتے ہیں اور باوجود اس کے خود کو امام ابوحنیفہ کے مسلک پر سمجھتے ہیں اور احناف کے مذہب کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور جو عدم سماع موتیٰ کا قائل ہوا سے وہابی اور کافر کہتے ہیں۔

(۱) ان سب عبارات کا خلاصہ ایک ہی ہے کہ مردوں کو سماع نہیں ہے تفصیل ابھی ابھی ابن ہمام کے الفاظ کے ترجمے میں گذری سب کی عبارتیں اس سے ملتی جلتی ہیں۔ اس لیے الگ الگ ترجمے کی ضرورت محسوس نہیںہوئی۔ امید ہے قارئین سمجھ لیں گے چونکہ طوالت کا خوف تھا۔ (مترجم)

پس ان کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور س کے متبعین کو وہابی اور کافر قرار دینا مبارک ہو۔ اور استدلال اسی حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے کرتے ہیں جس کے آخر میں ہے:

((فقال عمر رض اللہ اتکلم من اجساد لا رواح لھا فقال رسول اللہ ﷺ والذی نفس محمد بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم))

''کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ بے روح مردوں سے کلام فرماتے ہیں تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سنتے ہو۔''

قتادہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں زندہ کر دیا تھا۔ حتی کہ انہوں نے آپ کی اس ذلت، نقمت، حسرۃ اور توبیخ والی یہ بات سن لی۔ لیکن معترضین خیانت کرتے ہیں۔ چونکہ قتادہ کے یہ الفاظ ان کے مقصد کے خلاف ہیں نیز بخاری میں ہشام اپنے باپ سے مائی عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث بیان کرتے ہیں کہ ((انھم لیسمعون ما اقول)) کا مطلب ہے کہ اب وہ جان رہے ہیں کہ میں نے ان سے جو کہا تھا۔ وہ حق ہے۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

{اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی۔ وَمَاۤ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ}

یعنی جب انہوں نے آگ سے اپنے ٹھکانے پکڑ لیے تو آپ انہیں سنا نہیں سکتے۔ ایک دوسری حدیث بسند عثمان عن عبدۃ عن ہشام عن ابیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ہے کہ آنحضرت نے قلیب بدر کے کنارے کھڑے ہو کر فرمایا ((ھل وجدتم ما وعدکم ربکم حقا)) نیز فرمایا کہ اب میری بات کو سن رہے ہیں۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس کا ذکر ہوا تو مائی صاحبہ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ وہ اب میری بات کے حق ہونے کو جان رہے ہیں۔ اور یہ آیت پڑھی: {اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی الخ} حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ مائی صاحب کی آیت کریمہ اور حیدث کے درمیان توفیق و تطبیق ان کے کمال علم اور قوۃ فہم پر دلالت ہے۔ (خیر الجاری) نیز اسی حاشیہ میں کرحانی سے نقل کرتے ہیں قول عائشہ کی توجیہ میں صاحب کشاف {اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی} کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اللہ نے کفار کو زندہ ہونے کے باوجود مردوں سے تشبیہ دی ہے۔ چونکہ ان کا حال مردوں کی طرح ہے اور آیت {وَمَاۤ اَنۡتَ

بِمُسۡمِعٍ مَنۡ فِي الۡقُبُوۡرِای الذین هم المقبورین اھ }

اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اوراس کے متبعین اور جمیع احناف وہابی ہیں تو ہم بھی وہابی ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ جب انہیں رافضی ہونے کا الزام دیا گیا توانھوں نے فرمایا:

ان کان الرفض حب صحب محمد

فلیشهد الثقلان انی رافض

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے امام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ (شیخ الاسلام) پر جب انہیں ناصبی ہونے کا الزام دیا گیا توانھوں نے فرمایا: شعر۔

ان کان نصب حب صحب محمد

فلیشهد الثقلان انی ناصب

راضی ہو اللہ ابن القیم سے آپ فرماتے۔ ع

ان کان تجسیما ثبوت صفاته

وتنزیها عن عیب کل مفتری

فان بحمد اللّٰہ ربی مجسم

هلموا شهودا واحضروا کل محضر

وصلی اللہ علی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہ اجمعین

(فتاویٰ صاعقۃ الرحمان علی حزب الشیطان، ص نمبر ۲۸ تا نمبر ۴۱ (قلمی)

از مولانا محمد بن حسن القاضی الخانفوری المولود ۱۲۷۰ھ ۴ شعبان والمتوفی ۶ جمادی الآخر ۱۳۴۸ھ تلمیذ میاں صاحب سید نذیر حسین محدث دہلوی قدس سرہ العزیز

تصدیقات

(سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ ۱۰ رجب م ۱۳۲۰ مطابق ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ئ)

(ڈپٹی سید احمد حسن محدث دہلوی۔ م ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۲۰ئ)

(سید شریف حسین محدث دہلوی۔ م ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۸۸۸ئ)

(سید عبد الواحد الغزنوی۔ م ۱۲۹۲ھ)

(محمد بن عبد اللہ الغزنوی)

رحمہم اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وغیرہم (فارسی سے اردو ترجمہ)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05ص384-396

محدث فتویٰ